# سامی مذاہب میں رفاہِ عامہ کی تعلیمات

ڈاکٹر عتیق الرحمٰن*

ڈاکٹر غلام علی خان**

ڈاکٹر صدف سلطان***

Religion has been an important factor in the history of the world and it has played a positive role in the construction of human behavior. Religion creates and nurtures such pure emotions that ensure peace in human society. It not only creates connection between man and Lord but also strengthens relation between human beings. That is why there is a consensus of different religions of the world in regard of human welfare. This consensus is in principle but there are differences in the interpretations and explanations. In this research paper the teachings of those religions have been analyzed that have influenced majority of the population of the world in the field of public welfare. Three semantic religions have been discussed here. It has been observed that Islam perfected the principles of public welfare that were present in different religions with a few shortcomings. Islam expanded the boundaries of the concept of public welfare that was limited in other religions.

آج کی سائنسی ترقی نے انسانی کی زندگی کے تمام گوشوں کو متاثر کیا ہے اور نت نئے مسائل کو جنم دیا ہے۔ان مسائل کو حل کرنے کے لئے کئی ایک اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ان میں سے ایک اہم اور منظّم طریقہ معاشرتی بہبود اور رفاہِ عامہ کا ہے۔جس کی مناسبت سے کئی ایک آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور عملی میدان میں انفرادی اور اجتمائی کاوشوں کا سلسلہ جاری ہے۔اسی جذبے کی کوکھ سے اقوام متحدہ جیسے بین الاقوامی ادارے نے جنم لیا ہے۔گویا آج پھر سے انسان نے انسانیت کی خدمت کی ضرورت محسوس کی ہے۔اس احساس کی بیداری کا ایک اہم محرک مذہب ہے۔جو انتہائی موثر حقیقت ہے۔مذہب انسانی تہذیب کا ایسا عنصر ہے جو نہ صرف انفرادی اور اجتمائی شعبوں پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ مذہبی عقائد اور اعمال ایک انسان کے دوسروں سے

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

*** لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تعلقات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں1۔ مزید یہ کہ مذہب انسانی مسائل کی تفہیم اور حل میں مدد دیتا ہے2۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام بڑے ادیان میں خدمتِ خلق اور رفاہِ عامہ کے واضح تصورات موجود ہیں۔ اگر چہ دنیا میں موجود مذاہب کی فہرست خاصی طویل ہے۔ مگر ہمارے پیش نظر محض ایسے مذاہب کے رفاہِ عامہ کے تصور کا جائزہ لینا ہے جنھوں نے دنیا کی اکثر آبادی کو متاثر کیا ہے۔ اس تحقیقی مضمون میں عیسائیت، یہودیت اور اسلام کے نقطہ نظر کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

## یہودیت میں رفاہِ عامہ کی روایت

یہودیت میں رفاہِ عامہ کا تصور چار ہزار سال پرانا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بنیادی کتاب عہد نامہ عتیق میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جو اس کا حکم، ترغیب اور تفصیل فراہم کرتے ہیں۔ زرعی پیداوار اور جانوروں کی تعداد کا دسواں حصہ غرباء وغیرہ کے لئے مخصوص کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ زرعی پیداوار سے مراد زمین کی فصلیں اور درختوں کے پھل ہیں جب کہ جانوروں میں گائے، بیل، بھیڑ، بکری اور ہر وہ جانور ہے جو چرواہے کی لاٹھی کے نیچے سے گزرتا ہو3۔ حق دار طبقے کو حق رسانی کی خاطر کھیتوں اور باغات کی فصل کو جان بوجھ کر پورا نہیں کاٹا جاتا تھا4۔ اور کناروں سے اِسے چھوڑ دیا جاتا تھا جسے "Peah" کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے5۔ اس اصطلاح کا اطلاق کھیتوں اور جانوروں کے علاوہ درختوں پر بھی ہوتا ہے6۔ مذکورہ بالا حق کی ادائیگی ہر دو طرح سے مفید ہے کہ جہاں یہ اُخروی لحاظ سے فلاح اور نجات کا ذریعہ ہے وہیں یہ مال میں برکت اور اضافے کا سبب بھی ہے۔ تالمود میں غریبوں کے اس حق کی اس طرح سے تاکید کی گئی ہے کہ اسے دولت میں اضافے اور حفاظت کا ذریعہ بتایا گیا ہے اور مثال سے واضح کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جیسے نمک گوشت کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے عین اسی طرح یہ دولت کے لئے مفید ہے کہ غریبوں اور ضرورتمندوں کا حق ادا کیا جائے7۔ اس واجب حصے کی ادائیگی سے نہ صرف دولت محفوظ ہو جاتی ہے بلکہ اس میں اضافہ بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ تالمود میں درج ہے:

> Rabbi, Ishmael, the son of Jashua, was asked how did the people of the land of Israel become so wealthy? He answered, "They gave their tithes in due season,"8

غرباء کی امداد کی ایک اور روایت "Gleaning" کے نام سے یہودی ادب میں جانی جاتی ہے کہ کٹائی کے دوران زمین پر براہ راست گرنے والے اناج کے علاوہ جو ہاتھ کے اندر گرتا ہے یہ غریبوں کا حق ہے9۔ مستحقین کی امداد اور دست گیری کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ بھول سے جو جانور باہر رہ جائیں انہیں دوبارہ جا کر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ڈھونڈ لانے سے روک دیا گیا اور ایسے جانوروں کو بیواؤں اور یتامیٰ کا حصہ قرار دیا گیا10۔ اور اسی طرح بھول سے رہ جانے والی باقی ماندہ فصل کو بھی ان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ عہد نامہ قدیم کی درج ذیل عبارت میں ہے:

''جب تو اپنے کھیت کی کوئی فصل کاٹے اور کوئی پولا کھیت میں بھول سے رہ جائے تو اس کو لینے کو واپس نہ جانا وہ پردیسی اور یتیم اور بیوہ کے لئے رہے تا کہ خداوند تیرا خدا سب کاموں میں جن کو تو ہاتھ لگائے تجھے برکت دے''11

سخاوت یہودیوں کے فرائض میں سے ایک ہے جو ہر یہودی کے لئے لازم ہے12۔ جو لوگ مدد کے طالب ہیں انہیں اپنے سے کم تصور نہ کیا جائے کیونکہ وہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں۔ ان کے نزدیک سخاوت محض دوسروں کے لیے اچھے جذبات رکھنا ہی نہیں بلکہ ''انصاف'' بھی سخاوت کی صورت ہے کہ جو لوگ معاشرتی نا انصافی کی بدولت زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ چکے ہیں ان کی مدد کر کے انصاف کو قائم کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بالا متعین صدقات کے علاوہ غیر متعین سخاوت کو زَدکا (Zedakah) کا نام دیا جاتا ہے جس کے معنی انصاف کے ہیں اور اس سے مراد وہی صورت ہے جو اسلام میں ''صدقے'' کی ہے۔ غرباء اور مفلسوں کی مدد کی ترغیب کثرت سے ہمیں عہد نامہ عتیق کے مختلف مقامات پر نظر آتی ہے لیکن بطور نمونہ ذیل کے چند اقتباسات درج کئے جا رہے ہیں:

''اور چونکہ ملک میں کنگال سدا پائے جائیں گے اس لئے میں تجھ کو حکم کرتا ہوں کہ تو اپنے ملک میں اپنے بھائی یعنی کنگالوں اور محتاجوں کے لئے اپنی مٹھی کھلی رکھنا''۔13

ایک اور مقام پر یوں درج ہے:

''اور کسی پر ستم نہ کرے۔ گرو نہ لے اور ظلم کر کے کچھ چھین نہ لے۔ بھوکے کو اپنی روٹی کھلائے اور ننگے کو کپڑے پہنائے''۔14

یہودیت میں ہمسائے کے حقوق پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس کا نظریہ انسانوں کی راہنمائی اور ہدایت کا ہے۔ اس لئے یہودیت ہمسائے سے اپنی ہی طرح پیار کرنا سکھاتی ہے15۔ اور ہمیں وہاں ہمسائے کے جان، مال، اور عزت کے تحفظ کے احکامات بڑی وضاحت کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ ہمسائے کے خلاف جھوٹی گواہی سے روکا گیا ہے ہمسائے کے مال اور بیوی کا لالچ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس کے قتل وغیرہ کی ممانعت ملتی ہے16۔ اسی طرح سے غلاموں کے حقوق کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کی ادائیگی کو یقینی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بنایا گیا ہے۔ اُسے جسمانی زخم دینے کی صورت میں آزاد کردینے کا حکم ہے 17۔ اور ہفتہ وار ایک دن کا آرام دینے کی نصیحت کی گئی ہے 18۔ پردیسیوں اور مسافروں کے ساتھ حسن سلوک کا دین موسوی میں اہتمام موجود تھا۔ انہیں کھانا اور لباس فراہم کرنے کی ہدایات جاری کی گئی تھیں 19۔ علاوہ ازیں مزدور کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے کہا گیا:

> ''تو اپنے غریب اور محتاج خادم پر ظلم نہ کرنا......تو اُسی دن اس سے پہلے کہ آفتاب غروب ہو اس کی مزدوری اسے دینا کیونکہ وہ غریب ہے اور اس کا دل مزدوری میں لگا رہتا ہے۔ تا نہ ہو کہ وہ خداوند سے تیرے خلاف فریاد کرے اور یہ تیرے حق میں گناہ ٹھہرے۔'' 20

واضح ہو رہا ہے کہ معاشرے میں موجود غربت و افلاس کو دور کرنے کی سعی کرنا تمام افراد معاشرہ کی ذمہ داری ٹھہرائی گئی ہے اور اس جدوجہد کی منزل متعین کرتے ہوئے یہ ہدف دیا گیا کہ ''تیرے درمیان کوئی کنگال نہ رہے'' 21 معاشرے میں جن طریقوں اور حربوں سے دوسروں کا استحصال ہوسکتا ہے اُن سے احتراز کرنے کا حکم دے کر رفاہِ عامہ اور معاشرتی انصاف کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان میں سے ناپ تول میں کمی بیشی اور رشوت خوری کو بطور مثال پیش کیا جا رہا ہے۔ ناپ تول میں کمی بیشی کو ہمیشہ سے ناپسند کیا جاتا رہا ہے جیسا کہ حکم خداوندی نقل کیا گیا ہے:

> ''تو اپنے تھیلے میں طرح طرح کے چھوٹے اور بڑے باٹ نہ رکھنا تو اپنے گھر میں طرح طرح کے چھوٹے اور بڑے پیمانے بھی نہ رکھنا۔ تیرا باٹ پورا اور ٹھیک اور تیرا پیمانہ بھی پورا اور ٹھیک ہو'' 22

جب کہ رشوت خوری جیسے قبیح عمل کی سختی سے ممانعت کرتے ہوئے یوں ہدایت کی گئی:

> ''تو نہ تو کسی کی رورعایت کرنا اور نہ رشوت لینا کیونکہ رشوت دانش مند کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے اور صادق کی باتوں کو پلٹ دیتی ہے''۔ 23

انسانی فلاح و بہبود کے کئی ایک اقدامات ہمیں یہودی کتب میں نظر آتے ہیں جس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کچھ مشکل نہیں کہ آغاز یہودیت میں جو سادہ تمدن موجود تھا اُس کے اعتبار سے رفاہِ عامہ کا کوئی پہلو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

## عیسائیت میں رفاہِ عامہ کی تعلیمات

عیسائیت (مسیحیت) چونکہ یہودی روایت کا ہی تسلسل ہے اور توریت کی روایت ہی تھوڑے سے فرق

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے آگے چلی ہے چنانچہ عیسائیت بھی انسانی فلاح و بہبود کے تصور سے خالی نہیں ہے۔اس میں یہودی رفاہِ عامہ کے تصور کا تسلسل پایا جاتا ہے۔ جب کہ ''محبت'' کا تصور اس میں مزید بہتری پیدا کرتا ہے 24۔محبت کو عیسائیت میں اہم حیثیت حاصل ہے کہ یہاں '' خدا محبت ہے'' 25 اور پھر یہ محبت تقاضا کرتی ہے کہ انسانوں سے بھی محبت کی جائے کیونکہ '' خدا نے انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہہ کی مانند بنایا'' 26۔خدا اور بندوں کی محبت لازم وملزوم کا درجہ رکھتی ہے جیسا کہ عہد نامہ جدید میں لکھا ہے۔

> '' اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے بھائی سے جس کو دیکھتا ہے محبت نہیں رکھتا تو خدا سے جس کو نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے'' 27

لہٰذا خدا کی محبت سے انسانوں کی خدمت اور رفاہ کی راہیں نکلتی ہیں جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے:

> '' جس کسی کے پاس دنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھ کر رحم کرنے میں دریغ کرے تو اُس میں خدا کی محبت کیوں کر قائم رہ سکتی ہے''۔28

مذکورہ بالا عبارت سے یہی واضح ہو رہا ہے کہ عیسائیت میں خدا کی محبت کا تصور خدمتِ انسانی سے جڑا ہوا ہے اور اس کا لازمی تقاضا ہے کہ اپنے جیسے انسانوں سے ہمدردی اور خیر خواہی کے تعلقات استوار کئے جائیں۔اگر کوئی شخص ایسا کرنے میں ناکام رہا تو گویا وہ خدا کی محبت اور خدا سے محبت میں بھی ناکام رہا ہے۔ لہٰذا ہم سمجھ سکتے ہیں کہ انسانی فلاح و بہبود عیسائیت کے تصور محبت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔اور پھر اس کے سائے میں پروان چڑھتی ہے۔جیسا کہ کنان نے لکھا ہے:

> "Apage love is valuing, respecting, being willing to assist, and be committed to the well-being of another person".29

عیسائیت میں رفاہِ عامہ کا دائرہ تنگ اور اپنوں تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ دائرہ اپنوں اور غیروں یعنی سب تک پھیلا ہوا ہے۔

> "Many Christians emphasize that loving service should extend beyond helping individuals, or Christian communities, in order to promote well-being and justice for family, community, nation, world and global ecology."30

عیسائیت کی تاریخ میں کلیسا کو ایک لمبے عرصے تک مسلسل مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ لہٰذا اس زاویے سے کلیسا کا کردار عیسائیت کے رفاہِ عامہ کے تصور کا آئینہ دار ہے۔ابتدائی دور ہی سے کلیسا نے مذہبی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

خدمات کے ساتھ ساتھ معاشرتی رفاہی خدمات کے پہلو میں کوئی کوتاہی نہیں کی بلکہ بھرپور کردار ادا کیا اور بڑے پیمانے پر پھیلی ہوئی خستہ حالی اور مفلسی سے نجات کی خاطر باقاعدہ خیرات اور خدمتِ خلق کے مراکز قائم کیے 31۔ اور بعدازاں نہ صرف اس پہلو پر مسلسل توجہ مرکوز رکھی بلکہ خدمتِ خلق کا دائرہ انسانی زندگی کے مزید شعبوں تک پھیلا دیا جس کا تذکرہ ہاورڈ جینسن نے ان الفاظ میں کیا ہے:

> "Nevertheless, the rise of monasteries and hospitals as institutions for the poor, sick, infirm, aged and orphans, the emphasis on the ransoming of captives, the ecclesiastical attempts to preserve peace and to regulate industry and commerce in the interest of Justice and human welfare, and the rise of parish charity and spontaneous individual almsgiving, bear testimony to the widespread concern of the medieval church with human suffering".32

خیرات کو مسیحیت میں اس اعتبار سے خاص اہمیت حاصل ہے کہ یہ محبت جیسے مرکزی تصور سے تحریک حاصل کرتے ہیں۔ خود کتاب مقدس کے کئی ایک مقامات پر اس موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ عہد جدید کی پہلی ہی کتاب میں حضرت مسیح کی یہ تعلیم موجود ہے کہ ''جو کوئی تجھ سے مانگے اُسے دو اور جو تجھ سے قرض چاہے اُس سے منہ نہ موڑ'' 33۔ حضرت عیسیٰؑ سے جب کسی امیر شخص نے ہمیشہ کی زندگی کے حصول کی خاطر موثر اور مفید نیکی کی بابت پوچھا تو انھوں نے جواب میں کہا ''اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے''۔ 34 دیگر سامی مذاہب کی طرح عیسائیت میں بھی خیرات میں اخلاص اور سچے جذبے کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اگرچہ مقدار کے اعتبار سے خیرات کم اور تھوڑا ہی کیوں نہ ہو مگر اخلاص کی زیادتی اسے بہت بڑھا دیتی ہے جیسا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے امراء اور اہلِ ثروت کو جب ہیکل کے خزانے میں نذرانے دیتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اُس کنگال بیوہ کے نذرانے کو سب سے زیادہ قرار دیا جس نے صرف دو دمڑیاں یعنی ایک دھیلا ہی راہ خدا میں پیش کیا تھا35 اسی طرح خیرات کے سلسلے میں ریاکاری سے بچنے کے لیے اُسے پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے 36۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ذاتی پارسائی اور احکام عشرہ پر عمل نجات حاصل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ بلکہ نجات اور کامیابی کے حصول کے لیے لازم ہے کہ ضرورمند لوگوں کی مدد کی جائے۔ ایسا کرنے والے ہی خدا کی بادشاہی تک رسائی حاصل کریں گے اور آخری روز وہی خدا کی نگاہ میں مقبول ہوں گے۔ جیسا کہ متی کی انجیل میں درج ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''اُس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا آؤ میرے باپ کے مبارک لوگوں جو بادشاہی بنایِ عالم سے تمہارے لیے تیار کی گئی ہے اسے میراث میں لو کیونکہ میں بھوکا تھا۔تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں پردیسی تھا۔تم نے مجھے اپنے گھر میں اُتارا۔ ننگا تھا۔تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا۔تم نے میری خبر لی۔قید میں تھا۔تم میرے پاس آئے۔تب راستباز جواب میں اُس سے کہیں گے اے خداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا یا پیاسا دیکھ کر پانی پلایا ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اُتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟ ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے؟ بادشاہ جواب میں اُن سے کہے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔'' 37

## اسلامی تعلیمات اور رفاہِ عامہ

اسلام ابتداء ہی سے بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کی خاطر کوشاں رہا ہے۔اس کی کاوشیں انفرادی، اجتماعی اور ریاستی وحکومتی سطح تک پھیلی ہوئی ہیں۔اسلام میں معاشرتی فلاح و بہبود کا تصور اتنا ہی پرانا ہے جتنا یہ مذہب خود قدیم ہے۔یعنی یہاں رفاہِ عامہ کا تصور ارتقائی عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کی تاریخ کا آغاز ظہورِ اسلام کے ساتھ ہی نظر آتا ہے۔اور پھر مسلمان مادی منفعتوں سے بالاتر ہوکر ہر دور میں سماجی و معاشرتی بہبودِ انسانی کی خاطر مسلسل مصروفِ عمل رہے ہیں۔ان کا مطمع نظر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے۔اسی محرک کی بناء پر تاریخ اسلامی میں ہمیں اس مضمون کی تفصیلی اور طویل روایات بکثرت نظر آتی ہیں۔اور مسلم افراد میں سے ہر کوئی حاجت مند اور محتاج افراد کی ضروریات کی تکمیل کی ذمہ داری کتاب وسنت کے عائد کردہ احکامات کے مطابق محسوس کرتا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید کا موضوع چونکہ ''انسان'' ہے لہٰذا اس میں تمام انسانوں کی دنیوی اور اخروی فلاح و بہبود کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔ یہاں کمزوروں، ناتواں اور ضرورت مند لوگوں کی حاجت روائی خبر گیری اور حق رسانی کی ترغیب، فضائل اور احکام کئی ایک مواقع پر بکثرت اور بتکرار موجود ہیں۔قرآن مجید کی اس فہرست میں مطلقہ، بیوہ، مسافر، مظلوم، معذور، یتیم، غلام اور لونڈیاں وغیرہ شامل ہیں 38۔جن کی فریادرسی اور مدد کرنا ان کا حق قرار دیا گیا ہے اور پھر ان کے حقوق کی ادائیگی بقیہ مسلمانوں کی ذمہ داری میں شامل کی گئی ہے۔انسان کی بہت سی ضروریات روپے پیسے اور مال کے ذریعے پوری ہوتی ہیں لہٰذا رفاہِ عامہ کے میدان میں اس کی اہمیت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اساسی نوعیت کی ہے۔اسی اہمیت کے پیشِ نظر زکوٰۃ کو فرض کیا گیا ہے جو کہ ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے39۔قرآن حکیم نے مصارف زکوٰۃ میں فقراء، مساکین، عاملینِ زکوٰۃ، مقروضین، اسیران، مولفۃ القلوب، مجاہدین اور مسافروں کو شمار کیا ہے۔جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌO﴾ 40

علاوہ ازیں انفاق فی سبیل اللہ اور صدقہ وخیرات کا حکم قرآن مجید میں جا بجا نظر آتا ہے41۔ بلا مبالغہ بیسیوں آیات مبارکہ اس مضمون کے لیے مخصوص کی گئی ہیں۔کھانے اور لباس جیسی بنیادی انسانی ضرورت کو بھی کتاب حکیم نے نظر انداز نہیں کیا42۔نہ صرف کھانا کھلانا کارِ خیر ہے بلکہ اس کی ترغیب نہ دلانے والوں کو وعید سنائی گئی ہے43۔رفاہِ عامہ کا ایک منفرد پہلو متعارف کراتے ہوئے فرقان حمید نے حاجت مند افراد کی سفارش کرنے کو کارِ خیر میں شامل کیا ہے۔جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ج وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَاط وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًاO﴾44

حدیث مبارکہ کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ یہاں سماجی فلاح و بہبود کا دائرہ مزید وسیع کر دیا گیا ہے۔قرآن مجید نے خدمتِ خلق اور فلاح معاشرہ کا جو اجمالی تذکرہ کیا ہے نبی ﷺ نے بحیثیت شارح اس کی تفصیل فراہم کر دی ہے۔اس طرح سے فہرست میں اضافہ ہو گیا ہے۔اب اس میں بچے، بیمار، عمر رسیدہ افراد، قیدی، جانور اور پرندے وغیرہ بھی شامل ہو گئے کہ ان سے رحمت وشفقت کی ترغیب کئی ایک احادیث مبارکہ میں ملتی ہے۔ذیل میں چند ایک ارشاداتِ نبویؐ بطورِ مثال نقل کیے جا رہے ہیں۔

(ا) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ شَرْفَ كَبِيْرَنَا.45

(ب) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِبْغُوْنِيْ الضُّعَفَاءَ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِ.46

(ج) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَ حَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَالْجَافِيْ عَنْهُ وَ اِكْرَامُ ذِي السُّلْطَانِ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

الْمُقْسِطِ.47

(د) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُوْدُوا الْمَرِيْضَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَ فُكُّوا الْعَانِي.48

(ر) عَنْ سُهَيْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَ كُلُوْهَا صَالِحَةً.49

(ح) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ، اَوْ اِنْسَانٌ، اَوْ بَهِيْمَةٌ، اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ. 50

نبی ﷺ نے جھگڑنے والوں کے مابین صلح کرانے، بے روزگاروں کو صنعت و حرفت سکھانے نیز ضرورتمند اور خواہش مند افراد کا نکاح کرا دینے جیسے رفاہی کاموں کو رواج دیا ہے 51۔ لوگوں کی آسانی اور بہبود کی خاطر راستوں کے حقوق کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ گزرگاہوں کو تنگ کر دینے سے روکا گیا ہے 52 اور یہاں سے گزرنے والوں کی ایذارسانی کی ممانعت بھی کردی گئی 53۔ یہاں گندگی پھیلانے سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کا حکم بھی دیا گیا ہے 54۔

اسلام نے قرض خواہ کو ہدایت کی ہے کہ مقروض سے نرمی کی جائے اور اسے مہلت دی جائے 55۔ کسی حاجت مند فرد کو قرض دینا اسلام کی نظر میں صدقہ ہے اور مقروض کو مہلت دینا دوگنا صدقہ قرار دیا گیا ہے 56 اور مجبور و بے کس مقروض کے قرض کو معاف کر دینے کو اللہ کی طرف سے درگزر کا معاملہ کرنے کا موجب بتایا ہے 57۔ دوسری طرف مقروض کو بھی بر وقت قرض کی ادائیگی کی تلقین کی ہے۔ نبی کریمؐ نے مقروض کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ نبی کریمؐ نے کسی تنگ دست مقروض مسلمان کے قرض کو ذمہ لینے والے کو یا ادا کرنے والے کو بڑے اجر وثواب کی نوید سنائی ہے۔ 58

ہمسائے کی فلاح و بہبود اسلام کی نظر میں اس قدر اہم ہے کہ ہمسائے سے حسنِ سلوک کو اللہ اور قیامت پر ایمان کا لازمی تقاضا سمجھا گیا ہے 59۔ ہمسایوں کی بنیادی ضروریات کا خیال رکھنا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ جس کا ہمسایہ بھوک کی حالت میں سو جائے تو ایسے شخص کو کامل مومن نہیں سمجھا گیا 60۔ زندگی کی تحسینیات میں یا تو ہمسائے کو شریک کیا جائے یا پھر اس سے پوشیدہ رکھنے کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔ جو شخص اپنے پڑوسیوں کی ایذارسانی کا باعث ہے وہ جنت میں داخلے کا اہل ہی نہیں۔ جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے:

**لا يدخل الجنة عبد لا يامن جاره بوائقه.** 61

مفادِ عامہ اور انسانی فلاح و بہبود کی خاطر اسلام نے معاشی سرگرمیوں میں منفی رجحانات کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ رشوت لینے اور دینے والوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے 62۔ خرید و فروخت میں دھوکہ دہی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حرام ہے63۔سودے پر سودا کرنے سے روکا گیا ہے64۔اسلامی قانون تجارت میں ناپ تول کی کمی ایک جرم کی حیثیت رکھتی ہے اور اسے فساد فی الارض سے تعبیر کیا گیا ہے65۔ملاوٹ، جو سراسر مفادِ عامہ کے خلاف ہے،کرنے والے سے نبی رحمتؐ نے لاتعلقی کا اظہار فرمایا ہے۔جیسا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا:

مَن غش فلیس مِنّا. 66

علاوہ ازیں جھوٹ، وعدہ خلافی، خیانت، بد دیانتی، دغا بازی، غداری، بہتان تراشی، غیبت، بدگوئی، دو رخاپن، چوری، سودخوری اور فحش گوئی وغیرہ کو اسلام نے رذائل کی فہرست میں شامل کیا ہے۔67

دوسروں کے کام میں مصروفِ کار رہنے والے کے اپنے کاموں میں اللہ کی مدد شامل ہو جاتی ہے یعنی جو دوسروں کی حاجت پوری کرنے میں لگتا ہے خود اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے۔حدیث نبویؐ ہے:

واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ.68

یہی وجہ ہے کہ ایک مومن صرف اپنی ذات کو ہی ملحوظ خاطر نہیں رکھتا بلکہ اپنے ابنائے جنس کے دکھ درد کا مداوا کرنے کی سعی کرتا ہے۔جو بات انہیں دکھ پہنچاتی ہے اسے دور کرتا ہے' اس کا حل تلاش کرتا ہے اور نجات کی راہیں ڈھونڈتا ہے اور نتیجتاً اللہ کے ہاں دنیوی و اخروی فوائد کا مستحق قرار پاتا ہے جیسا کہ حدیث نبویؐ میں ہے:

''من یسر علی معسر یسر اللّٰہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ''69

اسلام میں حقوق اللہ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور اس کی ادائیگی کے لئے شب وروز پر مشتمل عبادات کا نظام ترتیب دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ''حقوق العباد'' کی اصطلاح بھی کم اہمیت کی حامل نہیں ہے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق کو بھی اپنے حقوق کے ساتھ جوڑ رکھا ہے۔پیغمبر اسلام نے تمام بنی نوع انسان کو بلا رنگ و نسل، زبان وعلاقہ اور قوم و وطن ایک اکائی قرار دیا ہے اور تمام انسانوں کی بلا امتیاز فلاح و بہبود کی بنیاد رکھی ہے۔گویا بلا امتیاز خدمت، نفع رسانی اور فلاح و بہبود اسلام کے ہاں اس قدر مطلوب ہے کہ پیغمبر اسلام نے اسے اللہ کی محبت کا سبب قرار دیا ہے۔جیسا کہ ارشادِ نبویﷺ ہے:

''اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ عَيَالُ اللّٰهِ' فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعَيَالِهٖ''70

رفاہِ عامہ اور فلاح و بہبود ایک وسیع موضوع ہے جو پورے معاشرے پر محیط ہے۔اسلام ایک طرف والدین اور عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے تو دوسری طرف یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، حاجت مندوں، بیماروں، مسافروں، مقروضوں اور قیدیوں کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کی تعلیم دیتا ہے۔ تیسری طرف وہ آسمانی آفات اور وبائی امراض کا شکار ستم رسیدہ افراد کی ہر طرح سے مدد کی تاکید کرتا ہے۔ غرض یہ کہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں خلق خدا سے تعاون پر زور نہ دیا گیا ہو۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تاریخ شاہد ہے کہ مساجد، مدارس، کتب خانے، شفاخانے، سرائیں، تکیئے اور نہریں ہر دور میں مسلم حکمرانوں کی ترجیحات میں شامل رہی ہیں۔ اس کے علاوہ آب نوشی اور اوقاف کے نظاموں کی طرف ہمیشہ خصوصی توجہ دی جاتی رہی ہے۔

رفاہِ عامہ کے حوالے سے مختلف مذاہب کا مطالعہ ثابت کرتا ہے کہ خدمتِ خلق اور معاشرتی فلاح و بہبود کا تصور قدیم و جدید تمام طرح کے ادیان میں موجود ہے۔ تاہم اسلام اس باب میں چند امتیازات کا حامل ہے۔ جو دیگر مذاہب کے تصورات میں اصلاحات کا درجہ رکھتے ہیں۔ جن میں سے صرف چند ایک کی ذیل میں نمبر وار نشاندہی کی جارہی ہے۔

-1 عام خیال یہ ہے کہ انسان کے اچھے اور بُرے اعمال کا سلسلہ انسان کی زندگی تک محدود ہے جبکہ اسلام نے رفاہِ عامہ کے کاموں کو صدقہ جاریہ میں شامل سمجھا ہے۔ اس طرح ان کاموں کا جب تک وجود باقی رہتا ہے اور مخلوق خدا نفع حاصل کرتی رہی ہے تب تک رفاہی کام کرنے والے کو اجر و ثواب ملتا رہتا ہے۔

-2 بعض مذاہب میں خدمتِ خلق کو کل دین سمجھا جاتا ہے۔ یہ قابلِ اصلاح رویہ ہے۔ خدمتِ خلق اور حقوق العباد کی تمام تر اہمیت کے باوجود اسلام اسے جزوِ دین قرار دیتا ہے تاکہ نظام زندگی میں توازن اور اعتدال باقی رہے۔ ایسا نہ ہو کہ حقوق العباد کی وجہ سے حقوق اللہ متاثر ہو جائیں جو در اصل حقوق العباد کا منبع اور سرچشمہ ہیں۔

-3 اسلام نے خدمتِ خلق میں فطری ترتیب کو پیش نظر رکھا ہے۔ اسلام کے سوا بقیہ ادیان میں انسانی حقوق کی درجہ وار کوئی تفصیل نہیں۔ انسان اور حیوان کے درمیان بھی خط فاصل نہیں قائم کیا گیا۔ مثلاً بدھ کی اخلاقی تعلیمات میں انسان و حیوان کے، اور پھر انسانوں میں اہل ملک، قوم، قبیلہ اور خاندان کی کوئی تمیز نہیں۔ بلکہ سرے سے رشتہ اور قرابت ہی کی اس میں کوئی دفعہ نظر نہیں آتی۔ اسی طرح ہندو قانون میں ایک جانور اور ایک انسان کا قتل برابر درجہ رکھتا ہے۔ اور ایک جانور بھی اپنی کسی منفعت رسانی کے باعث انسان کی ماں کا درجہ پا سکتا ہے۔ یہودیت اور عیسائیت میں تمام قرابت داروں کو چھوڑ کر صرف ماں باپ کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کے برترانہ حق اطاعت کو تسلیم کیا گیا ہے لیکن دوسرے قرابت مندوں اور رشتہ داروں کو ان میں کوئی مرتبہ نہیں دیا گیا، لیکن اسلام نے اس مسئلے میں پوری

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تفصیل سے کام لیا ہے۔71

4- اگرچہ دیگر مذاہب نے بھی رزقِ حلال اور حرام ذرائع سے کمائے گئے مال کے درمیان واضح فرق کیا ہے۔تاہم اسلام نے مزید وضاحت کرتے ہوئے حرام مال سے کیے گئے رفاہی کام ناقابلِ قبول قرار دیئے ہیں۔جیسا کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:''وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ''72 یعنی دھوکے سے حاصل کیے گئے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوگا۔

5- اسلام ایک طرف تو افرادِ معاشرہ کو رفاہی سرگرمیوں کی ہدایت کرتا ہے تو دوسری طرف ریاستی سطح پر اسے حکمرانوں کی مکمل ذمہ داری قرار دیتا ہے۔دیگر مذاہب کی نسبت اسلام کا امتیاز یہ ہے کہ اس نے ریاست کو رعایا کی فلاح و بہبود کا پابند بنایا ہے۔ایک اسلامی ریاست صحیح معنوں میں فلاحی ریاست ہوتی ہے اور حکمرانوں کو آگاہ کیا ہے کہ وہ اپنے عوام کی ضروریات کے بارے میں مسئول ہیں۔اسی احساس کے پیشِ نظر مسلمان حکمران قریب قریب ہر دور میں لوگوں کی تمام ضروریات کے بارے میں حسّاس رہے ہیں۔جیسا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

''لو ماتت شاة على شط الفرات ضائعة لظننت أن الله تعالٰى سائلي عنها يوم القيامة''73

## حوالہ جات وحواشی


1 Edward R. Canda, Religious content in Social Work Education, Jounal of Social work Education, Vol.25, No.1, 1989, p.36

2 James, W. The Variety of Religious Experience, Collier, New York, n.d, p.245

3 احبار 27:30-33

4 Max Weber, Ancient Judaism, trans. & ed., H.H. Gerth and Don Maxtindole, The Free Press, New York, n.d., p.47.

5 The Standard Jewish Encyclopaedia, ed. Cicil Roth, W.H. Allen, London, 1959, p.427.

6 Leo Auerbech, Talmud, p. 49, (Retrieved from www.sacredtexts.com on


An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

December 5, 2012.

7 H. Polano, the Talmud, Frederick Warne and Y.U. Co. Ltd. London, n.d., p.244.

8 ایضاً، ص:268　9 Leo Auerbech, p.49.

10 Mordical Katz, Protection of the Weak in the Talmud, Columbia University Press, 1925, p.78

11 استثناء 19:24

12 Judith Lynn Failer, Jewish giving by Doing: Tikkum Ha-Olam, in Religious Giving: For Love of God, ed., D.H. Smith, Indiana University Press, U.S.A., 2010, p.49

13 استثناء 11:15　14 حزقی ایل 17-16:18

15 Abba H. Silver, Where Judaism Differ, Collier Books, 1989, p.137

16 استثناء 21-20:5؛ احبار 16-13:19　17 خروج 27-26:21

18 H. Pulano, p.134　19 Encyclopaedia Britanica, London, 1962, Vol.22, p.418

20 استثناء 15-14:24　21 استثناء 4:15　22 استثناء 14-13:25

23 استثناء 19:16

24 Barbara W. White, Comprehensive Handbook of Social Work and Social Welfare, John Willey and Sons, 2008, p. 2.

25 1-یوحنا 17،8:4　26 پیدائش 26:1، 6:9　27 1-یوحنا 20:4　28 1-یوحنا 17:3

29 Encyclopedia of Social Work, ed.(s), T. Mizrahi & L.E. Davis, O.U.P. New York, 20th Edition, 2008, Vol.1, p.437

30 E.R. Canda, & L. Dyrud, Spiritual Diversity in Social Work Practice, O.U.P., U.S.A., 2010, p.152

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

31 Encyclopedia of social Work, p.438

32 An Encyclopedia of Religion, ed., V. Ferm, The Philosophical Library, New York, 1945, p.717

33 متّی 42:5    34 متّی 21:19    35 مرقس 44-41:12؛ لوقا 4-1:21

36 متّی 4-3:6    37 متّی 36-34:25

38 ان مضامین کو ذیل کی آیات قرآنیہ میں دیکھا جاسکتا ہے:
(مطلقہ) البقرہ 2: 240، 234 ؛(بیوہ) البقرہ 2: 240؛ النساء 4: 19,12,4؛ النور 4: 32 ؛ (غلام اور لونڈیاں) النساء 4: 92؛ النور 4: 19,12,4؛ الاحزاب 5:33؛ (یتیم) البقرہ 2: 215,177,83؛ الانفال 41:8؛ الحشر 7:59؛ (معذور) المائدہ 6:5؛ النور 24: 61,24؛ التوبہ 9: 91,92؛ (مظلوم) النساء 4: 75؛ القصص 15:28؛ (مسافر) بنی اسرائیل 26:17؛ الروم 38:30؛ الحشر 7:59

39 صحیح البخاری، الایمان، باب دعاؤکم ایمانکم، ح:8؛ صحیح مسلم، الایمان، باب ارکان الاسلام ودعائمہ العظام ح: 16

40 التوبہ 60:9

41 مثلاً: البقرہ 2: 274؛ المنافقون 10:63؛ المزمل 20:73؛ البقرہ 2: 289؛ آل عمران 3: 133؛ السبا 34: 39؛ الحدید 7:57؛ الحشر 9:59، وغیرہ۔

42 النساء 4: 5؛ المائدہ 89:5    43 الحاقۃ 34:69؛ الفجر 18:89؛ الماعون 3-1:107

44 النساء 4: 85    45 جامع ترمذی، البر والصلۃ، باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان، ح:1839

46 البیہقی، ابوبکر احمد، السنن الکبریٰ، مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمۃ، 1414، 331/6؛ سنن ابی داؤد، الجہاد، باب فی الانتصار برذل الخیل والضعفۃ، ح 2594

47 سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم، ح:4843

48 صحیح البخاری، الجہاد والسیر، باب فکاک الاسیر، ح:2881

49 سنن ابی داؤد، الجہاد، باب مایومر بہ من القیام علی الدواب والبھائم، ح:2548

50 صحیح مسلم، المساقاۃ، باب فضل الغرس والزرع، ح:2912

51 پروفیسر امیر الدین مہر، اسلام میں رفاہ عامہ کا تصور اور خدمت خلق کا نظام، نشریات، لاہور، ص:206

52 سنن ابی داؤد، الجہاد، باب یومر من انضمان العسکر وسعتہ، ح:2629

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

53 صحیح مسلم، السّلام، باب من حق الجلوس علی الطریق، ح:4028

54 صحیح البخاری، الصلح، باب فضل الاصلاح بین الناس والعدل بینھم، ح:2707؛ صحیح مسلم، الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع، ح:1009

55 البقرۃ 280:2

56 ابن کثیر، سماعیل بن عمر، تفسیر لقرآن لعظیم، ت: سامی بن محمد، دار طیبۃ للنشر وتوزیع، 1999ء، 716/1

57 صحیح البخاری، البیوع، باب من انظر معسرا، ح:2078

58 دار قطنی، علی بن عمر، سنن دارقطنی، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1424ھ، 64/3

59 صحیح بخاری، الادب، باب من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یوذ جارہ، ح:6018

60 حاکم، محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، دار الفکر، بیروت، 1978ء، 167/4؛ البیہقی، 3/10؛ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فیمن یشبع وجارہ جائع

61 صحیح مسلم، الایمان، باب بیان تحریم ایذاء الجار، ح:46

62 سنن ابی داؤد، کتاب الاقضیۃ، باب فی کراھیۃ الرشوۃ، ح:3111

63 صحیح مسلم، البر والصلۃ والآداب، باب تحریم ظلم المسلم، ح:2564

64 ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد، سنن ابن ماجہ، دار السلام للنشر والتوزیع، 2000، ص:2607

65 ھود 8:11؛ الشعراء 10:26

66 صحیح مسلم، الایمان، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غش فلیس منا، ح:101

67 شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، سیرۃ النبیؐ، ادارہ اسلامیات 2002ء، حصہ ششم، 579/4-681

68 صحیح مسلم، الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القران

69 ایضاً

70 الہیثمی، علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، مکتبہ القدسی، قاہرہ، 1994ء، 191/8

71 سیرۃ النبیؐ، 387/4

72 السنن الکبری للنسائی، کتاب الطہارۃ، ابواب الوضوء، فرض الوضوء، ح:168

73 ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1988ء، 53/1


An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.